باب : 29

نئے نووَارد

”تمہاراکیا خیال ہے بس تم ہی مسائل کا شکارہو؟“ ایک نخوت پسندعورت نے پوچھا، وہ صاف طورپراس بات سےملول تھی کہ اسے ان لوگوں کے ساتھ زنجیروں میں باندھ دیا گیاہے جواس سے کمتر ہیں۔ اس کی آنکھوں‌سےآنسو نکلنے ہی والے تھے۔اس نے ایک خوبصورت لیس والارومال اپنی آنکھوں پررکھ لیا اوربولی،”جب پریس کو یہ پتہ چلے گا کہ میں میڈم اینڈی حراست میں ہوں تو میرے شوہر کا کیرئیر تباہ ہو جائے گا۔ میں نے تو کبھی سوچا ہی نہیں کہ میں کوئی غلط کا م کر رہی ہوں۔ تم ہوتیں تو کیاکرتیں؟“

اپنے نزدیک ہی بندھے ایک جوڑ ے کو گلے لگاتے ہوئے اس نے اپنی بات جاری رکھی،”برسوں پہلےمیرا ایک بڑا گھرتھا،تین بچے تھےجو بہترین سکولوں میں پڑھتے تھے،اورمیں اپنےکیرئیرکو دوبارہ شروع کرنا چاہتی تھی۔ میرا ہمسایہ ادھرادھر آتا جاتا رہتا تھا، سو میں نے اس سے کہا کہ وہ نظر رکھے مجھے گھریلو کاموں میں مدد کے لیے کچھ لوگوں کی ضرورت ہے۔ اس نے جیو اورشیری کی بہت تعریف کی، میں نے انہیں فوراً رکھ لیا۔ شیری باغ کی دیکھ بھال کرنے اور گاڑی چلانے میں کمال تھی۔ وہ گھر میں ہونے والی چھوٹی موٹی خرابیاں‌خود درست کرلیتی تھی اوربے شماردوسرے معمولی کام کرتی تھی۔“

”اورجیو، اتنا اچھا ہے، اس نےتومیری زندگی بچائی ہے۔ وہ بچوں کے ساتھ اتنی محبت کرتا ہے۔ مجھے جب بھی اس کی ضرورت ہوتی ہے بس موجود ہوتا ہے، یہ کھانا پکاتا ہے، صفائی کرتا ہے، بال کاٹ لیتا ہے۔ گھر کے ہزاروں کا م مجھ سے بھی اچھے کر سکتا ہے۔ میرے بچے اس کے بنائے کوکی شوق سے کھاتے ہیں۔ جب میں گھر پہنچتی اپنے شوہرکے ساتھ آرام کرسکتی تھی اوراپنے بچوں کے ساتھ کھیل سکتی تھی۔“

”ایسے کام کرنے والےکو تو ہر کوئی رکھنا چاہےگا،“جوناتھن بولا،”پھرخرابی کیا ہوگئی؟“

”پہلے پہل توہر چیزبالکل درست تھی۔ پھر میرے شوہر کی بہی خواہی بیوروکے سربراہ کےعہدےپرتقرری ہو گئی۔ ان کے محافظوں

نے ہمارے مالی معاملات کی تفتیش شروع کردی اورانہیں کیا ملا کہ ہم نےجیو اورشیری کے ریٹائرمنٹ کے ٹیکسوں کی کبھی ادائیگی نہیں کی۔“

”کیوں نہیں کی؟“ جوناتھن نے پوچھا۔

”ٹیکس بہت زیادہ تھے اورمیری آمدنی کم تھی،اس وقت ہم دے ہی نہیں سکتے تھے،اورانھیں کسی بھی صورت ریٹائرمنٹ کی مراعات لینے کی اجازت بھی نہیں ہے ۔“

جیو بھی بول پڑا،”رپورٹ نے ہمیں مصیبت میں ڈال دیا ہے۔“

اس کی بیوی نےاسے ٹھوکا دیا اورسرگوشی میں بولی،”احتیاط جیو،کتنا خطرناک ہے یہ۔“

جیونے اپنی بیوی سے مخاطب ہوتے ہوئے جرأت سے جواب دیا،” میڈم نے ہماری مدد کی۔ اب ہم ان کی مدد کریں گے۔“ پھر وہ میڈم اینڈی سے مخاطب ہوا۔”آپ نے ہماری زندگیاں بچائیں۔ ہم’ایلسیڈا میڈو‘ کے جزیرسے آئے تھے۔ وہاں قحط اورجنگ نے حال خراب کردیاتھا۔ ہمارے پاس کوئی اورراستہ نہ تھا، جزیرے کوچھوڑدیں،بھوکے رہیں یا قتل ہو جائیں۔ تم ہم کورمپو آ گئے۔ اگر میڈم ہماری مدد نہ کرتیں تو ہم مر کھپ گئے ہوتے۔“

”یہ بالکل سچ ہے،“شیری نےدھیمی آواز میں کہا،”ہمیں بڑا دکھ ہے ہم نے میڈم کے لیے مصیبت کھڑی کردی۔“

میڈم اینڈی نے ایک گہری آہ بھری اوربولی ،” اب میرے شوہر کو بہی خواہی بیو روکے عہدے پر ترقی نہیں ملے گی اورہو سکتا ہے اس کی نوکری بھی ختم ہو جائے۔ وہ’ہماراپہلا کمیشن‘کا سربراہ ہے، اورقومی برتری کے فروغ کے لیے کا م کرتا ہے۔ اس کے دشمن اس پر منافقت کا الزام لگائیں گے۔“

”کیسی منافقت؟“جوناتھن نے پوچھا۔

”ہاں،ہمارا پہلا کمیشن نئے نوواردوں کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔“

”نئے نووارد؟“جوناتھن نے دہرایا ،” پرنئے نووارد ہیں کون؟“

”پرانے نو وارد؟ وہ تو ہم باقی کے لوگ ہیں،“میڈم اینڈی بولی، ”یہ ایک جزیرہ ہے،برسوں پہلے،ہمارے باپ دادا کہیں اورسے نووارد کے طورپرہی یہاں آئے تھےیا توجبروتشدد سے بھاگ کریا اپنی زندگی بہتربنانےکی کوشش میں،مگرنئے نوواردتازہ حریف ہیں۔ان پر’سیڑھی کھینچ لو قانون‘ کی پابندی ہے۔“

جوناتھن نے یہ بات مشکل سے نگلی۔ وہ سوچتے ہوئے بھی ڈرتا تھا کہ اگر حکام کو پتہ چل گیا کہ وہ بھی ایک نیا نووارد ہے تو اس کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس نے کچھ یوں ظاہر کیا جیسے اسے زیادہ دلچسپی نہیں ہے اور پوچھا،"وہ اب نئے نوواردوں کو کیوں نہیں آنے دیتے؟"

ماہی گیرعورت بیچ میں بول پڑی ، " نئےنوواردوں کو اجازت ہے وہ آئیں پیسہ خرچیں اوردفع ہو جائیں۔ یہ یا تو سیاح ہیں یا کاروباری۔ لیکن کونسل آف لارڈز کو پریشانی یہ ہے کہ غریب نئے نووارد آ کر یہاں کہیں بس نہ جائیں۔ ان میں سے بہت سے لوگ مقامی لوگوں کی نسبت سخت محنت کرنے والے ہوتے ہیں، دیر تک کا م کرتے ہیں، سَستے میں کا م کرتے ہیں، اچھا کام کرتے ہیں، یا خطرے والا کام بھی کرتے ہیں۔ وہ ایسے کا م بھی کرتے ہیں جنھیں میڈم اینڈی ہاتھ لگانا بھی پسند نہ کریں۔"

"ایک منٹ ٹھہرنا!" جیک بولا۔"نئے نوواردوں کے خلاف بہت سی جائز شکایا ت بھی ہیں۔ نئے نوواردوں کو ہمارے جزیرے کی زبان نہیں آتی، کلچر کا پتہ نہیں ہوتا، یا یہاں کے طور اطواراوررسم و رواج کا پتہ نہیں ہوتا۔ میں ان کے جذبے کی تعریف کرتا ہوں۔ ان میں یہاں اجنبیوں کی طرح آ کراپنی زندگیوں کو داؤ پر لگانے کا حوصلہ ہے۔ مگر ہر چیز سیکھنے میں وقت لگتا ہےاوریہاں اتنی جگہ بھی نہیں ہے، جب ہمارے باپ دادا دور دراز جزیروں سے بھاگ کر یہاں آئے تھے، اس کی نسبت اب بہت مشکل ہے۔"

جوناتھن کے ذہن میں اس تمام جگہ کا خیا ل آیا جو وہ کورمپو میں دیکھ چکا تھا،سارے بے آباد جنگل اورکھلے میدان۔ بیشتر لوگ جنگل وغیرہ سےبچتے ہیں اوربھیڑبھاڑ اورشہری زندگی کی سرگرمی پسند کرتے ہیں۔

پرمیڈم اینڈی جیک کی بات کا جواب دینے لگی،"میرے شوہر بھی نئے نوواردوں کے خلاف بالکل یہی دلیلیں دیتے تھے۔ وہ ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ نئے نوواردوں کو پہلے ہماری زبان اوررسم و رواج سیکھنے ہوں گے پھرانہیں یہاں ٹھہرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ ان کے پاس پیسہ، مہارت ہونی چاہیے اورانہیں خود کفیل ہونا چاہیے اوروہ کسی جگہ پربھی قابض نہ ہوں۔ میرے شوہر نے ان لوگوں کو جو اس معیارپرپورےنہیں اترتےتھے ڈھونڈ لکالنے اورملک بدر کرنے کے لیے ایک نیا قانون تیارکیا تھا،لیکن اس میں ایک بڑی خرابی تھی ۔

غیرقانونی نئےنوواردوں کی جو تعریف کی گئی تھی وہ جیو اورشیری جیسے ذہین لوگوں کی نسبت خود ہمارے بچوں پر زیادہ صادق آتی تھی۔“

اکڑی ہوئی وردیوں میں ملبوس دوآدمی دھڑلےسےچلتے ہوئے دروازوں میں سے نمودار ہوئے،ہر ایک کے ساتھ ایک خونخوارسیاہ کتا پٹے سے بندھا تھا،وہ سیدھے میڈم اینڈی کے پاس پہنچے،وہ کتے کی بھاری ہانپ اوررال بہتے نوکیلے دانتوں کے خوف سے سمٹ کر رہ گئی۔ ایک آدمی نے محافظ کو اس کے پاؤں کی بیڑی کھولنے کا اشارہ کیا۔ اس نے یکسانی سے ایک دستاویز کو پڑھنا شروع کیا،” ڈئیر میڈم اینڈی،ہم بڑے خلوص سے ...“وہ کوئی لفظ دوسرے آدمی کو دکھانے کے لیے رکا،اس سے سرگوشی کی،اوردوبارہ پڑھنے لگا، ”ڈیئرمیڈم اِنز ہم بڑے خلوص سےاس ناخوشگوارغلط فہمی پرمعذرت خواہ ہیں، میڈم اینڈی، آپ یقین کر سکتی ہیں کہ اس سارے معاملے کو اعلیٰ سطح پرزیر ِغورلا یا جا رہا ہے۔“

وہ بظاہر پرسکون سی ان کے پیچھے طویل ہال سے تیز تیز گزرنے لگی۔ اس نے پیچھے مڑ کرجیو اورشیری کی طرف دیکھنے کاحوصلہ بھی نہ کیا باقی لوگ مُردوں کی طرح خاموشی سے دیکھتے رہے۔یہ خاموشی کسی مضطرب زنجیر کی جھنکار سے ٹوٹی۔ جب میڈم اینڈی نظروں سے اوجھل ہوگئی تو محافظ جیواورشیری کی طرف متوجہ ہوئے۔ انھوں نے انہیں کھول کر گروپ سے علیٰحدہ کرنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے بھی علیٰحدہ کر دیا۔ انہیں حقارت سے مخالف سمتوں میں دھکیلتے ہوئے وہ چلائے،” دفع ہو جاؤ، کمینو، جہاں سے آئے ہو، وہیں رہو جاکے۔“

”ہم نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا!“ شیری نے التجا کی،” ہم مر جائیں گے!“

”یہ ہمارا کا م نہیں،“محافظ بڑبڑایا۔

جب وہ سیڑھیاں اترکرنیچےچلےگئےاوران کے پیچھے دروازہ بند ہو گیا تو ماہی گیر عورت بولی،”ہاں،یہ تمہارا ہی کام ہے۔“

جوناتھن یہ سوچ کرتھوڑا سا لرزگیا کہ آگے اس جوڑے کے ساتھ کیا ہوگا اوراس کےساتھ بھی تو وہی کچھ ہوسکتا ہے۔ اس نے نظریں اوپراٹھائیں اورعورت سےاستفسار کیا،”تویہ سب یہاں زنجیروں میں اس لیے بندھے ہیں کیونکہ انہیں کام کرنےکی اجازت نہیں تھی؟“

قطارمیں بیٹھے ایک نوجوان نے اپنا چہرہ ہاتھوں سے چھپایا ہوا تھا،عورت نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا،” اگر تم ایسا ہی سمجھتے ہو تو اس کا معاملہ سب سے الگ ہے۔ حکام نے اصرار کیا کہ یہ ایک فوجی کے طور پر کا م کرے۔ اس نے انکار کر دیا۔ لہٰذا، وہ باقی ہم سب کے ساتھ یہاں زنجیروں میں بندھا ہے۔“

جوناتھن اس نوجوان کا چہرہ تو نہ دیکھ پایا،پھربھی وہ یہ سوچ رہاتھا کہ شہر کے معزز لوگ اپنی لڑائی لڑنے کے لیے ایسے نوجوان سےتقاضا کیوں کریں گے۔”وہ اسے فوجی بننے پر کیوں مجبورکرتے ہیں؟“

جوناتھن کےسوال کا جواب ماہی گیر عورت نے دیا،” وہ کہتے ہیں ہمارے آزاد معاشرے کے تحفظ کا یہی ایک راستہ ہے۔ “زنجیروں کےدھاتی شورمیں اس کے الفاظ جوناتھن کےکانوں میں گونجنے لگے۔

”مگر تحفظ کس سے؟“ جوناتھن نے پوچھا ۔

عورت قہرآلود نظروںسے دیکھتے ہوئے بولی،”ان لوگوں سے جوہمیں زنجیریں پہناتے ہیں۔“